دار الافتاء

حضرت مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

۱۔ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں
۲۔ تصویر بنانا، بنوانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

ماسٹر بشیر احمد صاحب علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

"جناب مولانا صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،!

کیا نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے؟ جواب مدلّل، بالتفصیل تحریر فرمائیں۔ جزاکم اللہ!"

الجواب:

عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کا بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت دینِ اسلام سے بے بہرہ اور لاتعلق ہے۔ اور جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے، اس میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ چنانچہ ایک ایک کرکے سننِ نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو ترک کیا جارہا ہے۔ زیادہ افسوس تو اُن اصحابِ علم وفضل پر ہے جو علم کے باوجود صحیح احادیث سے ثابت شدہ سنتوں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے عملاً ترک کرچکے ہیں ـــــ انہی سنتوں میں سے نمازِ مغرب سے قبل دو رکعت نماز ادا کرنے کی سنت بھی ہے۔ حالانکہ بہت سی احادیث میں اس کا ذکر اور ثبوت ملتا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

قولی احادیث:

یعنی وہ احادیث، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے قبل نماز کی ترغیب دلائی ہے:

۱۔ "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ

صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ"

(صحیح البخاری ص۸۷ بَابُ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ وَبَابُ کَمْ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ،

صحیح مسلم ص۲۷۸ بَابُ اسْتِحْبَابِ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ،

سنن ابی داود مع عون المعبود ص۴۹۴ ج۱ بَابُ الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، سنن النسائی ص۱۰۳ بَابُ الصَّلٰوۃِ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ، جامع ترمذی بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، سنن ابن ماجہ ص ۸۲ بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، سنن دارمی ص۳۳۶ بَابُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ)

"حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا، جو چاہے (یعنی جو پڑھنا چاہے پڑھے اور جو نہ پڑھنا چاہے نہ پڑھے"!

۲۔ "عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَلٰوۃٍ مَفْرُوْضَۃٍ اِلَّا بَیْنَ یَدَیْہَا رَکْعَتَانِ"

(موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ص۱۶۲ رقم الحدیث ۶۱۵)

"حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر فرضی نماز سے قبل دو رکعتیں ہیں!"

مذکورہ بالا دونوں احادیث کا عموم متقاضی ہے کہ عام نمازوں کی طرح مغرب سے قبل بھی نماز پڑھنا مسنون ہے۔ ظاہر ہے، نمازِ مغرب بھی فرضی نماز ہے اور نمازِ مغرب اور باقی نمازوں میں بحیثیت نماز و فرضیت کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی کی تبویب میں نمازِ مغرب کا ذکر ہے۔ جبکہ سنن ابی داؤد کی ایک اور حدیث کے متن میں بھی واضح طور پر نمازِ مغرب کا ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو:

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ لِمَنْ شَآءَ خَشْیَۃَ

اَنْ یَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّۃً"

(سنن ابی داؤد مع عون المعبود ۱/۲۹۴)

"حضرت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مغرب سے قبل دو رکعت نماز پڑھا کرو، مغرب سے قبل دو رکعت نماز پڑھا کرو" (البتہ تیسری مرتبہ "جو چاہے" کے الفاظ کا اضافہ فرمایا) تاکہ لوگ اسے سنت (مؤکدہ[1]) نہ بنا لیں!"

فعلی حدیث:

یعنی وہ حدیث جس میں خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنا مذکور ہے ــــ ملاحظہ ہو:

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ الْمُزَنِیَّ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ"

(موارد الظمآن الیٰ زوائد ابن حبان ص ۱۶۳ رقم الحدیث ۶۱۷)

"عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے، حضرت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔"

[1] سنت کی دو قسمیں ہیں، ایک مؤکدہ دوسری غیر مؤکدہ۔ فرض نمازوں سے آگے پیچھے دس بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں، جنہیں سنت راتبہ بھی کہتے ہیں۔ باقی سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ مغرب کی دو سنتیں اسی قبیل سے ہیں ــــ واضح رہے کہ یہاں "اَنْ یَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّۃً" کے الفاظ سے یہ مغالطہ نہیں ہونا چاہیئے کہ نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت نہیں ہیں۔ کیونکہ حدیث میں اس سے قبل دو مرتبہ "صَلُّوْا" (پڑھو) کے الفاظ بصیغۂ امر موجود ہیں۔ ظاہر ہے اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ رکعتیں مسنون تو ہیں لیکن ان رکعتوں کو تاکید پر محمول نہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ "صَلُّوْا" کے کوئی معنی ہی باقی نہیں رہتے ــــ بالفاظِ دیگر یہاں سنت کا لفظ فقہی اصطلاح کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا بلکہ طریقۂ مسلوکہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی انہیں مؤکدہ نہ جان لیا جائے۔ اسی لیے ترجمہ میں ہم نے اصل مفہوم کی رعایت رکھی ہے۔ جس کی تائید "لِمَنْ شَآءَ" کے الفاظ بھی کر رہے ہیں۔

تقریری احادیث :

صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی کام کیا اور آں حضرتؐ نے انہیں کچھ نہ کہا۔ بلکہ خاموشی اختیار کئے رکھی۔ گویا آپؐ اس عمل پر رضا مند ہیں، اسے تقریری حدیث کہا جاتا ہے ـــــ صحابہ کرامؓ کی اکثریت آپؐ کی موجودگی میں مغرب سے قبل ۲ دو رکعت نماز ادا کیا کرتی تھی۔ مگر آپؐ نے کبھی بھی منع نہ فرمایا :

۵۔ "عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ النَّاسُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ وَّ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَلِيْلٌ"

(صحیح البخاری ص۸۷ ج۱ بَابُ كَمْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ، صحیح مسلم ص۲۷۸ ج۱ بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، سنن نسائی ص۳ ج۲ بَابُ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ)

• "حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے، مؤذن جب اذان دیتا تو صحابہ کرامؓ ستونوں کے قریب ہو کر مغرب سے قبل ۲ دو رکعت نماز پڑھتے۔ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ اسی حال میں ہوتے۔ اور اذان اور اقامت کے مابین کوئی زیادہ وقفہ نہ ہوتا تھا۔ نیز جناب شعبہ کا بیان ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان معمولی وقفہ ہوتا تھا۔"

۶۔ "قَالَ اَنَسٌ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّاهُمَا؟ قَالَ كَانَ يَرَانَا فَلَمْ